سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا جا رہا تھا تو فرشتے نے مدد کی پیشکش کی مگر آپ نے (أما إليك فلا) کہتے ہوئے توکل کے طور پر اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ یہ واقعہ کن مستند کتب میں آیا ہے اور اسناد کے اعتبار سے اس کا کیا حکم ہے؟ نیز توکل کرتے ہوئے اسباب کو ترک کر دینا کیسا ہے؟ برائے مہربانی دلائل کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے یہ واقعہ اگرچہ متعدد مفسرین نے نقل کیا ہے۔ جن میں سے امام بغوی، امام آلوسی، امام بیضاوی، اور امام ثعلبی قابل ذکر ہیں۔ لیکن یہ واقعہ استنادی حیثیت سے ضعیف ہے۔ امام البانی رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

''لاأصل له أورده بعضهم من قول إبراهيم عليه الصلاة والسلام، وهو من الإسرائيليات ولاأصل له في المرفوع، وقد ذكره البغوي في تفسير سورة الأنبياء مشيرأ لضعفه'' (سلسلة الأحاديث الضعيفة 1/28-29)

اس واقعہ کی کوئی اصل نہیں ہے، بعض مفسرین نے اس کو نقل کیا ہے، یہ واقعہ اسرائیلیات میں سے ہے، اور مرفوع میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ امام بغوی نے بھی اپنی تفسیر میں اس کے ضعف کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اسے بیان کیا ہے۔ اس کے برعکس صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ نے اس موقع پر (حسبی اللہ ونعم الوکیل) کہا تھا۔ [مجموع الفتاوی 1/183] نیز یہ بات یاد رہے کہ توکل کرتے ہوئے اسباب کو ترک کر دینا جائز نہیں ہے۔ توکل تو یہ ہے کہ آپ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے انجام کے حوالے سے اللہ پر توکل کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو توکل کا مفہوم بتاتے ہوئے فرمایا تھا کہ پہلے اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھو، پھر اللہ پر توکل کرو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی